سوال

(05) تعلیم، قرآن، اذان، امامت پر اجرت لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تعلیم، قرآن، اذان، امامت پر اجرت لینا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میرا اپنا ذاتی؟ تو یہی ہے کہ تعلیم، قرآن، اذان، امامت پر اجرت لینا اچھا نہیں ہے۔ حرام میں بھی نہیں کہتا۔ طبیعت اس علم فروشی کو پسند نہیں کرتی۔

حرام اس لیے نہیں کہتا کہ ''ان احق ما اخذتم علیه اجرا کتاب اللہ،، کا عموم لفظ تعلیم قرآن، امامت، اذان وغیرہ پر اجرت کے جواز پر دلالت کرتا ہے اور یہ حدیث کراہت والی احادیث وآثار سے اصح واقوی ہے اور اس کے عموم میں تراویح میں قراءة قرآن بھی آجاتی ہے، ونیز تعلیم قرآن، امامت، اذان، تراویح بلاشبہ عبادت ہے مگر مکان وزمان، محل ومسجد، قوم کے تعیین وتقید سے یہ عبادتیں مباح کے درجے میں آجاتی ہیں۔ اس لیے ان قیود وشرائط کی وجہ سے ان کے بدلے میں اجرت لینے کا جواز پیدا ہوجاتا ہے۔ تفصیل فتاوی نذیریہ 2 48 58 میں دیکھئے۔

(مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا امین اثری ص: 50)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 35